THE ALFAZL, QADIAN. ٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام اڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

| نمبر ۲۴ | مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۲۳ محرم ۱۳۴۰ھ | جلد ۹ |

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ چونکہ عنقریب تشریف لانیوالے ہیں اسلئے احباب دار الامان کے پتہ پر حضور کے نام خطوط لکھیں ؛

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول موسمی تعطیلات کے بعد ۳ اکتوبر کو کھلینگے طلباء کو اس تاریخ تک پہنچ جانا چاہیئے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ... متعلق جو تقریر فرمائی تھی۔ اور جو نہایت مفید اور کارآمد نصائح پر مشتمل ہے۔ مکرمی میر قاسم علی صاحب نے جیبی سائز پر نہایت عمدہ چھپوا کر شائع کی ہے۔ مجلد کی قیمت ایک روپیہ اور غیر مجلد کی ۱۰ آنے ہے۔ احباب منگوا کر مستفیض ہوں ؛

نامہ لنڈن

(نوشتہ ملک محمد حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء۔ ۱۸ اگست ۱۹۲۱ء)

عید اضحیٰ لنڈن میں
احمدیہ مسجد میں اجتماع
ایک انگریز نو مسلم

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عید اضحیٰ یہاں ۱۴ اگست بروز اتوار ہوئی۔ احمدی برادران و دیگر مسلم یورپین اصحاب نماز عید میں شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ غیر مسلم جنٹلمین اور لیڈیاں بھی موجود تھیں۔ خطبہ جناب مولوی مبارک علی صاحب نے پڑھا۔ اور اُسے ایسا دلچسپ بنایا۔ کہ حاضرین اس سے پورے طور پر محظوظ ہوئے۔ مولوی صاحب نے دوران خطبہ میں قربانی کی حقیقت اور اصل مقصد پر نہایت مبسوط بحث کی۔

میں نے ایک پہلے خط میں آپ کو اطلاع دی تھی۔ کہ ... تعلیم یافتہ انگریز زیر تبلیغ ہیں۔ آج ان میں سے ایک کا خط آیا ہے۔ جو ... سال ہے

الحمد للہ اس نوجوان نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور سلسلہ حقہ میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ نوجوان رومن کیتھولک تھا۔ ... کا کام کرتا ہے۔ اور نہایت شریف الطبع نوجوان ہے۔ احباب اسکی استقامت کیلئے دعا فرمائیں۔ اس کے علاوہ ایک اور روسی زیر تبلیغ ہے۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مستقبل میں ایک دو ہفتوں میں خوشخبری آپکو دیجاوے گی ؛

مولوی مبارک علی صاحب دیگر احباب لیکچر وغیرہ دیتے ہیں۔ ...

بسلسلہ جاری ہے ۔ عید کے روز سیٹھ حسین جی صاحب۔ جو ایک بڑے بھاری سیٹھ ہیں اور اسوقت افریقہ (نیروبی) سے بعد معہ مسٹر ود احباب پیر مسٹر جو ہندوستانیوں کی طرف سے ڈیلی گیٹ ہو کر آئے ہوئے ہیں۔ مسجد میں تشریف لائے۔ انہوں نے مجوزہ مسجد کا نقشہ دیکھا۔ اور دیر تک سلسلہ عالیہ کی نسبت مولوی مبارک علی صاحب سے گفتگو کرتے رہے۔ انہوں نے بڑا زور دیا کہ تم لوگ افریقہ یعنی ایسٹ افریقہ میں اپنا مشن قائم کرو۔ وہاں کے باشندگان کو اسلامی تعلیم دینی ضروری ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس دفعہ عید اضحیٰ پر بہت زیادہ رونق ہوئی۔ ایک اور امر جو نہایت دلچسپ ہے۔ یہ ہے کہ جس روز ہم لوگ عید پڑھ رہے تھے۔ اس روز شہر کی ایک کانفرنس میں ایک بڑے پادری یعنی ڈین آف کارلائل نے خود ان ایڈریس میں مسیح کی الوہیت کو باطل قرار دیا جس سے تمام عیسائی دنیا میں ایک شور پڑ گیا ہے۔ اس اس جگہ کے اخبارات نے نہایت عجیب پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ دو تین اخبارات نے ہماری عید کی نماز اور خطبہ کے وقت کے فوٹو درج کئے اور لکھا کہ آج کا عجیب واقعہ یہ ہے کہ ادھر مسلمان نماز پڑھ رہے تھے۔ اُدھر عیسائیت پر ڈین آف کارلائل نے بم گرایا ہے۔ کیا عجیب واقعہ اور اتفاق ہے ؟

ترجمہ چٹھی مسٹر ایڈورڈ بیکن ۔

پیارے بھائی! میں آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنا خطبہ پڑھنے کے لئے روانہ کیا ہے۔ آپ کو یہ سنکر نہایت خوشی ہوگی ۔ کہ آج سے آپ مجھے اپنا مسلم بھائی سمجھیں گے۔ قریباً چھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ میں آپ کے سلسلہ سے واقف ہوا۔ اور مجھے اس کی بڑی خوشی ہے۔ چند ایک خیالات جو اس عرصہ میں میرے دل میں تھے آپ کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہونگے ۔

جب میں پہلی مرتبہ مسجد میں آیا۔ تو اس وقت بھی میں اس مذہب سے جس میں مجھے تعلیم دی گئی تھی۔ مطمئن نہ تھا۔ اور میرے دل میں رومن کیتھولک تعلیم کے متعلق شکوک پیدا ہو چکے تھے۔ جو مجھے بہت حیران کرتے تھے۔ میں نے عیسائیت کے دوسرے فرقوں کو بھی جانچا۔ مگر وہ اسقدر بیہودہ ثابت ہوئے کہ مجھے آخر ہر قسم کی عیسائیت کو ترک کر کے رومن کیتھولک تعلیم اختیار کرنی پڑی ۔ دوسری جانب میرے مسجد میں آنے سے مجھے میری کوششیں بار آور ہوتی ہوئی نظر آئیں ۔ میری گفتگو جو آپ سے اور مسٹر سیال صاحب سے اور حال کی گفتگو جو مسٹر اگسٹو سے ہوئی ان تمام سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ اسلام واقعی ایک اعلیٰ درجہ کا رُوحانی ترقی دینے والا مذہب ہے ۔ اور آہستہ آہستہ اسلام کی تعلیم میری رُوح میں داخل ہو گئی ۔ یک بہ یک میرے پرانے عقائد زائل ہوتے گئے ۔ اور بغیر کسی قسم کی اپنی کوشش کے اس کارروائی نے جو محض قدرتی طور پر کام کر رہی تھی۔ اپنا کام مجھ پر پُورے طور پر کیا۔ ان عقائد باطلہ کی جگہ اسلام کی سچائی مجھ میں آگئی۔ اور مجھے اب اسلام کی حقانیت کا سچا اور مستحکم اعتقاد ہے ۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر اب میں زیادہ دیر کسی دوسرے مذہب کا برائے نام ممبر رہوں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور رحمت کی تحقیر ہوگی ۔

اس قادر مطلق نے حقانیت اور راستی کا مجھے راستہ دکھایا ہے۔ اور مجھ پر فرض ہے۔ کہ میں اس راستی کو شکریہ کے ساتھ قبول کروں ۔

برادر سیال نے مجھے ایک چھوٹی سی سبز رنگ کی کتاب نماز دی تھی۔ اور میں نے اس کے مطابق وقتاً فوقتاً نماز ادا کی مگر اس ہفتہ کے سوموار کے روز سے میں نماز باقاعدہ پڑھ رہا ہوں۔ اور شکر ہے کہ ان ہدایات کے مطابق جو کتاب میں درج ہیں۔ میں وضو ٹھیک طریقہ پر کر لیتا ہوں۔ اس کے اثرات جو مجھ پر گذشتہ اتوار سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ انکو میں محسوس کرتا ہوں ۔

میں آپ کا اور دوسرے تمام بھائیوں کا اس مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے صبر اور استقلال کے ساتھ مجھے اس عظیم الشان برکت کا رستہ دکھلایا۔ جو انسان فانی کے لئے نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ یعنی راستی اور سچ ۔ مگر مجھے یقین ہے کہ آپ اس سے حیران نہ ہونگے ۔ والسلام ۔ انشاء اللہ اتوار کو ملاقات ہوگی ۔

آپ کا ایڈورڈ اے ۔ بیکن ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ حضرت اقدس کی ڈائری درج ذیل ہے

مورخہ ۱۶ ستمبر کو صبح سے حضور کی طبیعت زیادہ خراب تھی مگر حضور نے ارادہ فرمایا کہ نماز جمعہ کے لئے اسی جگہ چلینگے جہاں آگے جمعہ ہوا کرتا ہے۔ بارہ بجے کے قریب حضور کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی۔ حتیٰ کہ حضور نیچے تشریف نہیں لا سکتے تھے بخار زیادہ ہو گیا تھا اور ساتھ ہی ضعف قلب بھی بہت ہو گیا چار بجے کے قریب حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً اچھی ہو گئی اور حضور نیچے نماز عصر کے لئے تشریف لائے ۔ اس سفر میں حضور نے ایک رُؤیا میں دیکھا تھا کہ ایک خط ہوائی جہاز کے ذریعہ حضور کے نام آیا ہے۔ اور لفافہ کی پُشت پر حروف a . m . لکھے ہیں اور ایک اور حرف ہے۔ جو یاد نہیں رہا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی یہ رؤیا بعینہ پوری ہوئی۔ لفافہ کی پشت پر ایک ٹکٹ چسپاں تھا۔ جس پر لکھا ہوا تھا By air mail (یعنی بذریعہ ہوائی جہاز) اور خط لکھنے والے صاحب نے اپنے ہاتھ سے بھی یہی لکھا تھا۔

مورخہ ۱۷ کو حضور کو ننانوے تک حرارت رہی۔ ابھی تک پاؤں میں کچھ تکلیف باقی ہے۔ حضور تانگہ پر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ موضع بنڈپورہ کے چند احباب حضور کی زیارت کو حاضر ہوئے۔ مورخہ ۱۸ کو بھی حضور کو خفیف سی حرارت ہو گئی۔ حضور تھوڑی دُور پیدل سیر کو تشریف لے گئے ۔

مورخہ ۱۹ کو حرارت زیادہ ہو گئی۔ حضور کو باری کا بخار ہے بعد نماز مغرب دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ایک رُؤیا میں دیکھا کہ غیر مبایعین میں سے دو بڑے آدمی مجھے ملے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ جو شخص تمہاری بیعت سے الگ رہیگا۔ میں (یعنی خدا تعالیٰ) اس سے نمازوں کی لذت چھین لونگا۔ یہ سُنکر انمیں سے ایک دیوار کی طرف منہ کر کے چیخ چیخ کر رو دیا۔ اور پھر کہنے لگا کہ خدا کی قسم میری اب ایسی ہی حالت ہے۔ مجھے نمازوں میں بالکل مزا نہیں آتا۔ موضع آسنور سے چند احباب حضور سے ملنے کے لئے حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ انکو اخلاص میں اور بھی ترقی دے۔

مورخہ ۲۰ کو حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ حضور دس بجے کے قریب سیر کو تشریف لیگئے اور ایک بجے واپس آئے ۔ ڈاکٹر بالکش صاحب کول نے حضور کو دیکھنے کے لئے چار بجے سے چھ بجے تک کا وقت دیا تھا اسلئے چار بجے کے بعد حضور ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ حضور کا پاؤں بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہت اچھا ہے۔ گو ٹی ابھی سیدھی رہتی ہے عنقریب حضور یہاں سے قادیان روانہ ہونگے۔ اسلئے دُور دُور کے احباب قادیان کے پتہ پر حضور کو خط بھیجیں۔ خاکسار بھی تمام احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہے ۔

خاکسار سید محمود اللہ شاہ

از سری نگر کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء

جبراً مسلمان بنانا

مالابار میں موپلوں کے ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنانے کے متعلق جو خبریں شایع ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ سے ہندوؤں میں ایک خاص ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ طرح طرح سے اپنے غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں۔ ادہر مسلمان اخبار اور لیڈر بڑے زور دار الفاظ میں ہندوؤں کی دلجوئی کر رہے اور موپلوں سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے بتا رہے ہیں۔ کہ کسی کو جبراً مسلمان بنانا اسلام کی تعلیم کے قطعاً خلاف ہے۔ چنانچہ سیٹھ یعقوب حسن صاحب مدراس نے اخبارات میں جو اعلان کرایا ہے اسمیں لکھتے ہیں :۔

"فسادات مالابار کے دوران میں موپلوں نے چند لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ میں تمام مسلمانان ہند کی رائے کا اظہار کرتا ہوں۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ ہم اس کارروائی پر تہ دل سے افسوس کرتے ہیں کیونکہ یہ قرآن شریف کے احکام کے خلاف ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ مذہب میں کوئی زبردستی نہیں کرنی چاہیئے"

موپلوں نے جو کارروائیاں کی ہیں۔ انہیں سے ان بیچارے ہندو بھائیوں کو زبردستی مسلمان بنانا سب سے زیادہ مذموم کارروائی ہے۔ اس طرح پر انہوں نے خود اس مذہب کی بے عزتی اور بدنامی کی ہے جسکے وہ جاہل پیرو ہیں"

(پرتاپ - ۱۷ ستمبر ۱۹۲۱ء)

یہ تو ایک ایسے شخص کا اعلان ہے۔ جو انگریزی خوان طبقہ کے لیڈروں میں سے ہے۔ اب "علماء" کے سرکردہ رکن مولوی ابوالکلام صاحب کا اعلان بھی ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں :۔

"اگر کوئی ایسا جبر و تشدد کا واقعہ ظہور میں آیا ہے (یعنی موپلوں نے ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا ہے) تو میں کھلے طور پر اعلان کر دیتا ہوں۔ کہ ایسی حرکات از روئے قرآن و احکام اسلام قطعاً ممنوع اور ناجائز ہیں۔ اور ہر ایک مسلمان انکو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے مذہب اسلام میں کہیں یہ حکم نہیں کہ بالجبر لوگوں کو مسلمان کیا جائے۔ برخلاف اس کے قرآن کریم میں کھلے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ لا اکراہ فی الدین کہ دین میں جبر نہیں ہونا چاہیئے مزید براں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفائے راشدین نے عملی طور پر اس حکم کی پیروی کی۔ اور کبھی اس کے خلاف عمل پیرا نہیں ہوئے۔

اگر یہ سچ ہے۔ کہ کسی موپلے نے مذہب کی آڑ میں ذاتی انتقام لیا۔ اور یوں دین اسلام کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی۔ تو میں یہ علی الاعلان کہہ دیتا ہوں کہ ایسی حرکات مذہبی کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ جو ایسی خلاف قانون حرکات کے مرتکب ہیں۔ از روئے مذہب اسلام قابل مواخذہ ہیں"

(زمیندار - ۱۷ ستمبر ۱۹۲۱ء)

یہ سب کچھ صحیح۔ کہ اسلام کسی کو جبراً مسلمان بنانے کی اجازت نہیں دیتا اور صاف طور پر بتاتا ہے کہ دین میں جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن کیا باوجود اس کے ہمارے مسلمان بھائیوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ کہ امام مہدی جب ظاہر ہونگے۔ اور حضرت عیسیٰ آسمان سے اترینگے تو تلوار کے ذریعہ تمام دنیا کو مسلمان بنا لینگے۔ اور ان کے زمانہ میں غیر مذہب کا کوئی انسان روئے زمین پر نہیں رہ سکیگا۔

جن لوگوں کے نزدیک امام مہدی لوگوں کو جبراً مسلمان بنا سکینگے۔ اور ان کا یہ فعل نہ اسلام کے خلاف ہوگا نہ رسول کریم اور خلفائے راشدین کے طرز عمل کے خلاف۔ اور نہ انہیں قابل مواخذہ ٹھہرائیگا۔ وہ کسی دوسرے کے اسی قسم کے فعل کو کیونکر "قابل مواخذہ" "دین اسلام کے صریح احکام کی خلاف ورزی" اور "مذہب اسلام کی بے عزتی اور بدنامی" کرنیوالا قرار دے سکتے ہیں۔

مسلمان بھائی جس امام مہدی اور جس مسیح موعود کے آنے کے منتظر ہیں۔ وہ جس وقت آئینگے۔ اسوقت قرآن کریم دنیا میں موجود ہوگا یا نہیں۔ اگر ہوگا۔ تو اسکی وہ آیت جس میں لا اکراہ فی الدین فرمایا گیا ہے قابل عمل ہوگی یا منسوخ ہو جائیگی۔ اگر قابل عمل ہوگی تو غور فرمائیں امام مہدی کا غیر مذاہب کے لوگوں پر اسلئے تلوار اٹھانا۔ کہ انھیں مسلمان بنائیں کہاں تک تعلیم اسلام کے مطابق ہوگا۔

اگر یہ صحیح ہے۔ اور بالکل صحیح ہے کہ کسی کو زبردستی مسلمان بنانا قرآن شریف کے احکام کے خلاف ہے۔ اگر یہ درست ہے اور بالکل درست ہے۔ کہ ایسا کرنا اسلام کی بے عزتی اور بدنامی کا موجب بنتا ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ اور بالکل ٹھیک ہے۔ کہ مذہب اسلام میں کہیں یہ حکم نہیں کہ بالجبر لوگوں کو مسلمان کیا جائے۔ تو مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ امام مہدی کے متعلق جو خیال وہ اپنے دل میں بٹھلائے ہوئے ہیں۔ وہ کہاں تک تعلیم اسلام کے مطابق اور کس قدر حق و معقولیت کے قریب ہے۔

ہمارے سامنے عوام نہیں۔ بلکہ علماء بڑے زور شور سے اس بات کو ہمیشہ پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب ہی امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ جن کے آنے کی خبر دی گئی تھی۔ اور جن کی آمد کی اسلامی دنیا منتظر تھی۔ تو انہوں نے تلوار کیوں نہیں اٹھائی اور ساری دنیا کو مسلمان کیوں نہیں بنا لیا۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ جب دور و نزدیک کے "علماء" نے قادیان میں جلسہ کیا۔ تو اسمیں ہمارے خلاف جو بات ایک بڑی زبردست دلیل کے طور پر کئی مولویوں نے پیش کی۔ وہ یہی تھی اور مولوی ثناء اللہ جو آجکل سیاسی لیڈروں میں بھی قدم رکھتے ہیں۔ انہوں نے ڈنڈا ہاتھ میں لیکر اور ایک پنجابی کا شعر پڑھ کر جس میں کسی بد قماش نے کہا ہے۔ چار کتابوں کے ساتھ پانچواں ڈنڈا آسمان

سے اُترا ہے۔ کہا حضرت عیسیٰ جب آئینگے۔ تو ان کے پاس ڈنڈا ہوگا۔ جس کی وجہ سے یا تو سب مذاہب والے اسلام قبول کر لینگے یا قتل کر دیئے جائینگے۔

اس کے جواب میں ہم قرآن کریم کی آیات پیش کرتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم بتاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء اربعہ کا طریق عمل دکھاتے ہیں۔ اور کھول کھول کر سمجھاتے ہیں۔ کہ اس قسم کے خیالات سے اسلام پر سخت الزام آتا ہے۔ لیکن ہمارے مخالف مانتے ہی نہیں۔ اور یہی سمجھے بیٹھے ہیں کہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ آکر ساری دنیا کو جبراً مسلمان بنالینگے۔ اور جو مسلمان نہ بنیں گے۔ ان کو قتل کر کے ان کی دولت وحکومت مسلمانوں کے سپرد کر دینگے۔

معلوم نہیں یہ عقیدہ رکھنے والے لوگ شیخ یعقوب حسن صاحب اور مولوی ابوالکلام صاحب کے مذکورہ بالا اعلانات کو کس نظر سے دیکھینگے جنمیں کسی کو جبراً مسلمان بنانے کی نہ صرف سخت مذمت کی گئی ہے۔ بلکہ اسے اسلام کی تعلیم کے خلاف اور از روئے اسلام قابل مواخذہ قرار دیا گیا ہے۔

اسمیں شک نہیں۔ کہ مذکورہ بالا اعلان شایع کرنے کی اصلی غرض صرف یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کے جوش کو ٹھنڈا کیا جائے۔ اور ان سے جو دوستی اور رفاقت پیدا کی گئی ہے۔ اس میں رخنہ نہ پڑے۔ چنانچہ جہاں یعقوب حسن صاحب نے اپنے اعلان میں موپلوں کے اس فعل کا محرک ان لوگوں کو بتایا ہے۔ "جو مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ ملکر ایک مشترک مقصد قائم کرنے اور سوراجیہ اور خلافت کے معاملات میں ایک کافر کی رہنمائی میں چلنے پر ملامت کرتے ہیں"۔ وہاں مولوی ابوالکلام صاحب نے یہ یقین ظاہر کیا ہے۔ کہ "ہندو مسلم اتحاد ایسی بنیادوں پر استوار ہے۔ کہ ایسی بے سروپا خبریں اسکو متزلزل نہیں کر سکتیں"۔

اور یہ صحیح ہے کہ اگر ایسی حالت نہ ہوتی یعنی مسلمان لیڈر ہندوؤں کی مٹھی میں نہ ہوتے اپنے مقاصد میں کامیابی کا انحصار ان پر نہ رکھتے۔ اور ان کے ذریعہ خلافت قائم کرنے کے امیدوار نہ ہوتے۔ تو خواہ مذکورہ بالا اعلانات کبھی شایع نہ ہوتے۔ نہ وہ اسلام کی اس تعلیم کے اعلان اور اعتراف پر آمادہ ہوتے جیسا کہ انہی کے علماء آج تک ہمارے مقابلہ میں اڑے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ بھی غنیمت ہے۔ کہ حالات نے انہیں اسلام کی وہ تعلیم یاد دلائی ہے جسے مسلمان بھولے ہوئے تھے۔ اور نہ صرف بھولے ہوئے تھے بلکہ اس کے خلاف سمجھے بیٹھے تھے۔ اور ضرورت اور غرض نے ان سے ایک ایسی صداقت کا اعتراف کرا لیا ہے جو اسلام کے زرین اصول میں سے ایک ہے۔

اگر تمام مسلمان ہندوؤں کی خاطر ہی اسبات کو مان لیں۔ اپنے اس غلط خیال کو بدل لیں۔ جو امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے متعلق رکھتے ہیں تو کم از کم ہندو مسلم اتحاد کا یہ نتیجہ قابل تعریف ہوگا۔ گو اس صورت میں یہ کہا جائیگا کہ مسلمانوں نے اپنے ایک غلط عقیدہ کی اصلاح اسلئے نہیں کی کہ اسلام کی تعلیم اس کے خلاف ہے۔ بلکہ اسلئے کی کہ ہندوؤں کے ساتھ جو راہ و رسم پیدا کر رہے ہیں اسے نقصان نہ پہنچ جائے۔

پادری اور شراب

اخبار بندے ماترم ۱۹ ستمبر ۱۹۲۱ء میں زیر عنوان "لیمپ میں پادری کا وعظ شراب کے خلاف" شایع ہوا ہے کہ لکھنؤ میں مسٹر پسی فٹ جانسن کی آمد کے متعلق تیاری کے طور پر پادری نارمن جینٹ سول چیلن نے اینت دا کو پراٹسٹنٹ چرچ میں شراب کے خلاف وعظ کیا اور کہا کہ شراب پینا بالکل چھوڑ دینا چاہیئے۔ جو لوگ شراب فروخت کرتے ہیں۔ انکو بھی اپنی ضمیر کی پیروی کرنی چاہیئے۔ ورنہ عیسائی کہلانا چھوڑ دینا چاہیئے"۔

اس کے متعلق ہم چیلن نارمن صاحب سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر عیسائی صاحبان شراب کو ترک کر دیں۔ تو پھر مسیح ناصری کے ان الفاظ کے کیا معانی بیان کئے جائینگے کہ "پھر اس نے پیالہ لیکر شکر کیا اور کہا کہ اسکو لیکر آپس میں بانٹ لو۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا شیرہ (شراب انگریزی بائبل) اب سے کبھی نہ پیونگا۔ جب تک خدا کی بادشاہت نہ آئے پھر اس نے روٹی لی۔ اور شکر کر کے توڑی۔ اور یہ کہکر ان کو دی کہ یہ میرا بدن ہے۔ جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔ اور اسی طرح کھانے کے بعد پیالہ یہ کہکر دیا کہ یہ پیالہ میرے اس خون میں نیا عہد ہے۔ جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے"۔ لوقا ۲۲ باب ۱۷ تا ۲۰۔ و متی ۲۶ باب ۲۹۔

چیلن صاحب کو معلوم ہوگا کہ عشائے ربانی جس کا حکم محولہ بالا حوالجات میں خود مسیح کا فرمودہ ہے۔ مسیحی مذہب کا ایک بہت بڑا اصل ہے۔ اور اس رسم مقدس کی ادائیگی کے لئے انگوری شراب نہایت ضروری ہے۔ پس نئے عہد کو تازہ کرنیوالی چیز کے خلاف چیلن صاحب کا وعظ کیا معنی رکھتا ہے۔

علاوہ ازیں چیلن صاحب کو معلوم ہو کہ مسیح یسوع نے اپنا جلال سب سے پہلے قانائے جلیل میں اسطرح ظاہر کیا تھا کہ "وہاں یہودیوں کی طہارت کے دستور کے مطابق پتھر کے چھ مٹکے رکھے تھے۔ اور ان میں دو دو تین تین من کی گنجائش تھی۔ یسوع نے ان سے کہا۔ مٹکوں میں پانی بھر دو۔ پس انہوں نے ان کو لبالب بھر دیا۔ پھر اس نے ان سے کہا کہ اب نکالکر میر مجلس کے پاس لیجاؤ۔ پس وہ لے گئے۔ جب میر مجلس نے وہ پانی چکھا جو مے (شراب) بن گیا تھا۔ اور نہ جانتا تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے۔ تو میر مجلس نے دولھا کو بلا کر اس سے کہا۔ ہر شخص پہلے اچھی شراب پیش کرتا ہے۔ اور ناقص اسوقت جب پی کر چھک گئے۔ مگر تو نے اچھی شراب اب تک رکھ چھوڑی ہے۔ یہ نشانات کا آغاز یسوع نے قانائے جلیل میں دکھا کر اپنا جلال ظاہر کیا۔ اور اس کے شاگرد اسپر ایمان لائے"۔ (یوحنا ۲ باب)

انجیل کے ان حوالجات کے ہوتے ہوئے چیلن صاحب کیونکر کہتے ہیں "کہ شراب پینا بالکل چھوڑ دینا چاہیئے اور کہ جو لوگ شراب فروخت کرتے ہیں۔ ان کو بھی اپنے ضمیر کی پیروی کرنی چاہیئے۔ ورنہ عیسائی کہلانا چھوڑ دینا چاہیئے"۔ چیلن صاحب کے زمانہ میں انجیل اگر کوئی مجسم جج یا بشپ ہوتا۔ تو یوں کہتا۔ "چیلن صاحب شراب کے خلاف وعظ کرنا چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور جو لوگ شراب کے خلاف وعظ کرتے ہیں۔ ان کو بھی انجیل کی پیروی کرنی چاہیئے۔ ورنہ عیسائی کہلانا چھوڑ دینا چاہیئے"۔

اب مسیح ناصری کے احکام کے بعد مقدس پولوس کی سن لیں مقدس پولوس اپنے پیارے بیٹے عزیز شاگرد تمطاؤس کو فرماتے ہیں "آئندہ کو صرف پانی ہی نہ پیا کر بلکہ اپنے معدے اور اکثر کمزور رہنے کیوجہ سے تھوڑی شراب بھی پیا کر" (تمسط ۲۳)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ عیسائیت میں شراب نوشی کی ہرگز ممانعت نہیں۔ اور نہ صرف ممانعت نہیں بلکہ بعض مذہبی امور کی ادائگی کے وقت اس کا استعمال کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور اس بات پر عیسائی صاحبان ایسا مضبوط اور شک وشبہ سے بالاتر اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ مسٹر "پوسی فٹ" جنہوں نے انسداد شراب کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ وہ بھی مذہبی رسوم میں استعمال شراب کو مستثنیٰ کرنے پر مجبور رہیا۔ چنانچہ ۱۶ تاریخ ان کا جو لیکچر لاہور مشن کالج کے ہال میں ہوا۔ اس میں انہوں نے کہا "ہم کسی مذہبی تقریب کی ادائگی میں شراب کے استعمال کی ممانعت نہیں کرتے"

(بندے ماترم ۱۹ ستمبر ۱۹۲۱ء)

ان حالات میں کسی پادری صاحب کا شراب کے خلاف آواز اٹھانا عیسائیت کے خلاف نہیں تو اور کیا ہے۔

"ملکہ لنڈن میں"

لندن کا روزانہ باتصویر اخبار گریفک (Daily Graphic)

احمدیہ مسجد لندن میں نماز عید پڑھنے اور خطبہ سننے کے موقع کی دو علیحدہ علیحدہ تصویریں دینے کے ساتھ اپنے ۱۵ اگست ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے۔

"نمازوں میں سے ایک قابل ذکر نماز وہ تھی جو عید اضحی کی تقریب پر کل سوتھ فیلڈ کے ایک باغ میں پڑھی گئی جہاں اٹھارہ مسلمان جمع ہوئے۔ اور باحتیاط گی (؟) پر اس طرح صفیں ترتیب دی گئیں۔ کہ نمازیوں کے منہ مشرق کی طرف تھے۔ نماز ہندوستانی (نہیں عربی) میں پڑھتے ہوئے سنی گئی۔ اور اسکے بعد خطبہ انگریزی میں دو یا تین مسلمان پگڑیاں باندھے ہوئے تھے۔ ایک سیاہ فام حبشی تھا۔ اشتہارات کے ذریعہ عام دعوت دی گئی تھی۔ جن میں یہ الفاظ چھپے ہوئے تھے۔ کہ "سب کو تہ دل سے دعوت دیجاتی ہے۔"

یہ کیسا عجیب نظارہ ہے۔ جبکہ مکہ لنڈن میں آگیا ہے اشتہارات میں یہ الفاظ بھی درج تھے۔ "سوتھ فیلڈ اور مشرقی پٹنے کا قریب ترین سٹیشن ڈسٹرکٹ ریلوے لبس (ایک گاڑی) نمبر ۳۰-۱۴-۸۵-۹۶-۳۷-ٹریم نمبر ۱۲"

دوسرے مذاہب کے ایک درجن لوگ گرد کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

تمام قسم کے مذاہب اور فرقوں کے قائم مقام شامل تھے۔ ایک سپر چولسٹ بھی تھا۔

یہ رنگ دار لوگوں کو بڑے حظ سے اپنی مذہبی رسوم ادا کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ کبھی کبھی انہیں انتظار کرنا پڑتا تھا۔ جبکہ ٹرین کے گذرنے کے شور کی وجہ سے خطبہ بند کیا جاتا تھا۔

لارڈ ہیڈلے اکیلا مسلمان پیٹر (؟) وو کنگ کی رسوم میں شامل تھا۔

سوتھ فیلڈ باغ کے ثمر دار درختوں کی بھاری اور لدی ہوئی شاخیں ہیں اس عجیب و غریب فرق کی طرف توجہ کرتی تھیں۔ جو کھجوروں کے لہلہاتے ہوئے پتوں اور مکہ کے مقدس شہر کے چمکتے ہوئے میناروں میں ہے۔ جہاں کہ کل تمام مسلمانوں کے خیالات مجتمع تھے۔

لنڈن میں احمدیوں کی عید اضحے

اخبار پیغام نے دشمنی اور عداوت کے ظلمت کدہ میں بیٹھکر لکھدیا ہے۔ کہ سوتھ فیلڈ کے باغ میں عید پڑھنے والوں میں "انگریز نو مسلم مرد یا عورت ایک بھی نہیں" لیکن لندن کا معزز ترین اخبار ٹائمز (Times) روزانہ اپنی ۱۷ اگست ۱۹۲۱ء کی اشاعت میں بعنوان لندن میں اسلامی تیوہار۔ احمدیہ مشن لندن کے متعلق لکھتا ہے۔

"گذشتہ اتوار احمدیہ مسجد میلروز روڈ۔ سوتھ فیلڈ لندن میں عید اضحیٰ یا قربانی کا اسلامی تیوہار منایا گیا۔ ہندوستان۔ انگلینڈ۔ ٹرکی۔ مشرقی اور مغربی افریقہ کے مسلمان موجود تھے۔ اور کچھ تعداد میں غیر مسلم بھی۔ نماز مسجد کے باغ میں ادا کی گئی نماز کے بعد مولوی مبارک علی امام مسجد نے انگریزی میں خطبہ پڑھا حاضرین میں پروفیسر مصطفےٰ لیون۔ ایل۔ ایل۔ ڈی میڈم لیون۔ (انگلینڈ) مسٹر اور مسز سنت نہال سنگھ یمنی بے (ٹرکی) مسٹر جیون جی۔ مسٹر دین (مشرقی افریقہ) مسٹر اور مسز چارلس رد شر (انگلینڈ) مسٹر اگسٹو (نائیجیریا) اور مسٹر ایچ۔ ایم ملک (ہندوستان) تھے۔"

مندرجہ بالا سطور پیش کرنے کے بعد اس بات کا فیصلہ کہ لندن ٹائمز کی اطلاع درست ہے۔ یا لاہوری پیغام کی۔ ہم ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

مذہب میں ہار جیت

اخبار پرکاش نے ہماری طرف سے مخالفین کو انعام دینے کے اعلان پر ایک دفعہ نہیں دو دفعہ خامہ فرسائی کی۔ اور اسے مذہب میں جوا بازی قرار دیا۔ حالانکہ انعام اور جوا میں ایسا ہی فرق ہے۔ جیسے معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی جانتا ہے اس اعتراض سے پرکاش کا مطلب یہ تھا۔ کہ ہماری طرف سے مذہب میں معقولیت سے کام نہیں لیا جاتا۔ مگر ہم پر اعتراض کرنے والے مذہبی معاملات میں جسقدر معقولیت سے کام لیتے ہیں۔ وہ پرکاش سے ہی ہم پیش کرتے ہیں۔ پرکاش نے اپنے ۲۷ بھادوں کے پرچہ میں زیر عنوان "ویدک دھرم کی شاندار فتح۔ سناتن دھرمیوں نے تالی بجا کر اپنی ہار مان لی" ایک مباحثہ کی روئداد درج کی گئی ہے۔ جس کی دو شرطیں یہ تھیں۔

اوّل۔ "کسی طرح کی تالی بجانا۔ یا شور مچانا۔ یا جے کا نعرہ لگانا اپنی کمزوری کو چھپانے کا سادھن سمجھا جائیگا۔ اور تالی وغیرہ بجانے والا فریق ہارا ہوا سمجھا جائیگا۔ دوئم اگر ایک کی جگہہ دوسرا اپدیشک (؟) ہو گیا۔ تو پہلا ہارا ہوا سمجھا جائیگا"

کیا مذہبی معاملات میں ایسی مضحکہ خیز شرائط قائم کرکے ہار جیت تسلیم کرنا حد درجہ کی نامعقولیت نہیں ہے۔ تالی بجانے یا ایک کی بجائے دوسرے شخص کے بیان کرنے سے اصل مسئلہ پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ کہ ہار قرار دی جاسکے۔ مذہبی معاملات میں یہ بالکل معیوب اور نامناسب امر ہے۔ اگر دلائل ہوا نبات

اسلام اور حریت و مساوات

نمبر (۶)

عفو کی تفسیر خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔ "میاں صاحب ممدوح نسخ کے مخالف ہیں۔ مگر مفسرین کے اقوال کو جو نسخ کے قائل ہیں بطور حجت پیش کرتے ہیں۔ ان مفسرین کی تائید میاں صاحب ممدوح اس حد تک کر سکتے تھے کہ عفو کے معنے ایسا مال ہے۔ جو ضرورت سے زائد ہو۔"

معلوم نہیں یہ نتیجہ خواجہ صاحب نے کس عبارت سے نکالا کہ حضرت صاحب مفسرین کے اقوال کو بطور حجت پیش کرتے ہیں۔ آپ تو مضمون مندرجہ الفضل ۲۱ مارچ میں لکھتے ہیں۔

"مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ تفاسیر کے بیان کو نقل کرنے سے میری مراد صرف ان کے خیالات بتانا ہی تھی"

اب بتایئے؟ اس سے حجت ہونا کیونکر نکلا پھر آپ کا یہ لکھنا کہ اس حد تک مفسرین کی تائید کر دی کہ عفو کے معنے ایسا مال ہے۔ جو ضرورت سے زائد ہے اسلئے کہ آپکے نزدیک اسکے یہی معنی ہیں۔

اس کا مفصل جواب تو حضرت صاحب الفضل ۲۱ مارچ میں دیچکے ہیں۔ کہ ضرورت سے زائد بچنے کا لفظ بھی مبہم ہے اور اس سے کیا مراد ہے۔ اور اسیطرح صحابہؓ کا طریق عمل اور احادیث بھی جو آپ کے نزدیک اجتہاد نبی کریمؐ ہیں۔ اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ نبی کریمؐ نے ضرورت سے زائد مال خرچ کرنیسے سعد کو منع کیا۔ اور فرمایا۔

"لان تذر ورثتك اغنياء خير من ان يتكففون الناس" کہ ورثا کو غنی چھوڑنا انکے فقیر چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں۔

اور اسیطرح ثلث مال سے زیادہ میں وصیت کو منع کر دیا۔

اور جہاں مفسرین نے اسکے معنے ضرورت سے زائد مال کے لکھے ہیں۔ وہاں پر انہوں نے جہاد اور اشاعت دین ہی مراد لیا ہے۔ نہ کچھ اور چنانچہ اس آیت سے پہلے جنگ کا ذکر ہے۔

اور عفو کے معنے احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی ہیں۔ کہ عفو وہ مال ہے جسکا انفاق شاق نہ گذرے۔ اور عفو کے لفظ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ کہ جو چیز انسان دے اسکو چاہیئے کہ اپنے دل سے بالکل اسکا ذکر بھلا دے اور اسکا دل پر کوئی اثر نہ رہے۔ یعنی طیب خاطر سے دے کیونکہ اصل عفو طمس اور محو یعنی مٹا دینے کو کہتے ہیں۔

عفو کا مفہوم مخالف اگر "عفو" کے معنے جو ہم نے کئے ہیں۔ نہ لئے جائیں۔ اور خواجہ صاحب کے مسلمہ معنے لئے جائیں۔ کہ ضرورت سے زائد مال خرچ کر دینا چاہیئے۔ تو اسکا مفہوم مخالف یہ ہوگا۔ کہ اگر کسی مال کی ضرورت ہو تو اسکو خرچ نہیں کرنا چاہیئے۔ حالانکہ یہ بات قرآن مجید کی آیت والذين تبوؤا الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم ولا يجدون في صدورهم حاجة مما اوتوا ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون (حشر ع ۱) کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ اسمیں ان لوگوں کی تعریف کیگئی ہے۔ اور انکو مفلح قرار دیا گیا ہے۔ جو باوجود بھوکے ہونے کے دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے۔ دوسرے کو کھلا دیتے اور آپ نہ کھاتے۔

شان نزول صحیح احادیث میں مروی ہے۔ ایک انصاری کے گھر رات کے وقت ایک مہمان اترا۔ اور اسکے گھر میں سوائے اپنی اور اپنے بال بچوں کی خوراک کے کچھ نہیں تھا۔ اسنے اپنی بیوی سے کہا۔ چراغ بجھا دے اور بچے سلا دے۔ اور جو چیز ہے وہ مہمان کے آگے رکھ۔ وہ کھانا مہمان نے کھایا۔ اور آپ رات بھر بھوکے رہے۔ مذکورہ بالا آیت انکی شان میں نازل ہوئی۔ اور یہی خاص الخاص لوگوں کا مرتبہ ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر جبکہ حضرت عمرؓ اور انکے درمیان مسابقت ہوئی تھی۔ سارا مال خدا تعالےٰ کے راستے میں دیدیا تھا۔

لیکن خواجہ صاحب کے معنوں کے مطابق کہ جو ضرورت سے زائد ہو۔ اسکو خرچ کیا جاوے گویا انکا ایسا کرنا جائز نہیں تھا۔

فی سبیل اللہ کی تعریف خواجہ صاحب نے آیت والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله اپنے دعوےٰ کی تائید میں پیش کرکے یہ استدلال کیا تھا کہ اسمیں سے مال کے مساوی تقسیم کرنیکا فتوےٰ نکلتا ہے۔ حضرت صاحب نے اسکا جواب الفضل ۲۱ مارچ میں یہ دیا تھا۔ کہ

"اول تو اس آیت کا مطلب ہی یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو اس وقت جبکہ دین کے راستہ میں مشکلات ہوتے ہیں۔ دین کی اشاعت میں روپیہ صرف نہیں کرتے۔ بلکہ روپیہ جوڑتے رہتے ہیں۔ سزا کے مستحق ہیں۔ مساوی تقسیم کا یہاں سوال ہی نہیں۔ فی سبیل اللہ سے مراد قرآن کریم میں اشاعت دین و نصرت دین ہوتی ہے۔ اور اسمیں کیا شک ہے۔ کہ جب دین اور دنیا کا مقابلہ ہو جائے۔ تو ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ اپنا مال اور اپنی جان اور اپنی عزت اور وطن اور دوست سب کچھ دین کے لئے قربان کر دے"

اس کے جواب میں خواجہ صاحب لکھتے ہیں

"میاں صاحب ممدوح نے فی سبیل اللہ کی جامع و مانع تعریف جیسا کہ قرآن میں کیگئی ہے نہیں کی۔ آنجناب کی قرآن دانی سے یہ توقع نہ تھی"

واقعی اگر خواجہ صاحب جیسی قرآن دانی ہوتی تو ایسی صحیح تعریف نہ کرتے۔ کیونکہ انکی قرآن دانی تو آیت وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا تمنى القى الشيطان في امنيته کی تفسیر سے ظاہر ہے۔

خواجہ صاحب اگر قرآن مجید کی آیات پر غور فرماتے۔ تو آپکو بہ آسانی معلوم ہو سکتا تھا۔ کہ جو تعریف فی سبیل اللہ کی حضرت صاحب نے کی ہے وہی صحیح ہے۔ دیکھئے مندرجہ ذیل آیات میں فی سبیل اللہ سے مراد جہاد اور اشاعت ونصرت دین کا ہی ذکر ہے اور کچھ نہیں ۞

(۱) ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء (۲/۳)

(۲) وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم (۲/۲)

(۳) وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ (۲/۸)

(۴) وقاتلوا فی سبیل اللہ واعلموا ان اللہ سمیع علیم (۲/۱۴)

اور بھی متعدد آیات ہیں فی سبیل اللہ انہی معنوں میں آیا ہے ۞

معلوم ہوتا ہے۔ خواجہ صاحب نے قرآن مجید کا ایک دفعہ بھی بغور وخوض مطالعہ نہیں کیا۔ کیونکہ اگر غور سے پڑھا ہوتا تو اقرباء سے ابن السبیل تک کے لوگوں کو فی سبیل اللہ میں شامل نہ کرتے۔ کیونکہ ابن السبیل کو خدا تعالیٰ نے فی سبیل اللہ سے علیحدہ بیان کیا ہے۔ جیسے فرمایا انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم۔ (۱۰/۱۴)

اب شاید خواجہ صاحب کو معلوم ہو جائیگا کہ ابن السبیل وغیرہ فی سبیل اللہ میں شامل نہیں ہیں ۞

ضرورت سے زائد مال خرچ کرنے اور ضرورت کے وقت فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں فرق۔

خواجہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"اگر میاں صاحب ممدوح ذرا تدبر سے کام لیتے۔ تو نیک نیتی سے تسلیم کرتے کہ واقع میں اصل الاصول یہ ہے کہ ضرورت سے زائد وہیں صرف کرنا چاہیئے۔ جہاں اور جسکو اس کی ضرورت ہو"

خواجہ صاحب نے ضرورت کے وقت فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے کو ایک ہی قرار دیا ہے۔ حالانکہ ان کے درمیان بین فرق ہے۔ ضرورت کے وقت فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے ان معنی کی رو سے جو کئے گئے ہیں۔ "ضرورت سے زائد مال خرچ کرنے کی کوئی شرط نہیں ہے بلکہ اگر ایسا وقت آجائے۔ کہ وہ مال جس کی سخت ضرورت ہو۔ اسے دین کے لئے خرچ کرنا پڑے۔ تو اسکو بھی بطیب خاطر خرچ کر دینا چاہیئے۔ اور ضرورت سے زائد خرچ کر دینے کا حکم شریعت نے ہمیں نہیں دیا۔ جیسا کہ اوپر احادیث اور قرآن مجید سے ثابت کیا جا چکا ہے ۞

ارکان اور اصول

خواجہ صاحب نے اپنے ذہین اور فہیم ہونے کا ایک اور ثبوت دیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"جو کچھ میاں صاحب ممدوح نے فی سبیل اللہ کی تعریف کی ہے۔ اسکی وجہ سے زکوٰۃ جو بقول آنجناب معینہ اور مقررہ رقم ہے۔ اصل اسلام نہیں ہو سکتی۔ اصلی ارکان اسلام اور اصول اسلام ہم معنے الفاظ نہیں ہو سکتے"

حضرت صاحب نے مضمون مندرجہ الفضل ۲ر دسمبر میں لکھا تھا:۔

"دوسری ٹھوکر جلد بازی کے سبب سے خواجہ محمد عباد اللہ صاحب اختر نے یہ کھائی ہے کہ انھوں نے یہ نہیں سوچا کہ میں نے اصول اسلام کے الفاظ کن معنوں میں استعمال کئے ہیں"

خواجہ صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ارکان اور اصول کو ایک معنی میں استعمال نہیں کیا گیا۔ اور وجہ یہ لکھی ہے کہ زکوٰۃ معینہ کو ارکان عبادات فعلیہ سے قرار دیا تھا۔ اور رکن بمعنی اصل استعمال کیا تھا۔ لیکن فی سبیل اللہ کی جو تعریف کی ہے اسکی بناء پر وہ اصل نہیں بن سکتی ۞

معلوم نہیں خواجہ صاحب نے یہ کہاں سے نکالا کہ وہ اصل نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ سبیل اللہ میں مال کا خرچ کرنا ایک علیحدہ حکم ہے۔ جس کو زکوٰۃ سے کوئی تعلق نہیں۔ زکوٰۃ تو اُسپر فرض ہوگی۔ جو نصاب کا مالک ہوگا۔ اور سبیل اللہ میں خرچ کرنے کے لئے ضروری نہیں کہ وہ نصاب کا مالک ہو اسلئے خواجہ صاحب کا یہ کہنا کہ رکن اور اصل ہم معنی نہیں ہو سکتے۔ غلط ہے ۞

خواجہ صاحب کا اشاعت احمدیت سے بیزار ہونا

خواجہ صاحب خود تو اشاعت اسلام کر نہیں سکتے۔ دوسروں پر نکتہ چینیاں کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ طعن آمیز پیرائے میں لکھتے ہیں:۔

"فی سبیل اللہ سے مراد قرآن کریم میں اشاعت دین ونصرت دین (جس کا بیڑا جناب نے اٹھایا ہوا ہے) ہی ہے"

پھر لکھتے ہیں:۔

"میاں صاحب ممدوح اس ضرورت کو تسلیم کرینگے کہ یورپ امریکہ میں اشاعت اسلام ہو۔ لنڈن میں ایک عالیشان مسجد تعمیر ہو۔ وغیرہ"

اے نام نہاد مسلمانو! یہ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اسلام کے دشمن ہو گئے۔ اور اس کا عروج دیکھنے سے بیزار ہوتے ہو۔ اور اس کی پستی پسند کرتے ہو۔ اور نہیں چاہتے کہ اس کی دنیا میں اشاعت ہو اور وہ پہلے کی طرح پھولے پھلے۔ حالانکہ

"ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
پیش چشمان شما اسلام در خاک اوفتاد
چیست عذرے پیش حق اے مجمع المتنعمین
مردم ذی مقدرت مشغول عشرتہائے خویش
خورم و خنداں نشستہ با بتان نازنین
عالمان را روز و شب ہم فساد از جوش نفس
زاہداں غافل سراسر از ضرورتہائے دین"

تم جتنی چاہتے ہو۔ نکتہ چینیاں کرو۔ مخالفت پر کمر باندھو۔ لیکن خدا تعالیٰ اب پھر اسلام کو نئے سرے سے مسیح موعود کی جماعت کے ہاتھوں سے تازہ کریگا۔ اور تم تھوڑی مدت میں دیکھ لوگے۔ کہ اسلام اطراف عالم میں پھیل جائیگا۔

خاکسار جلال الدین۔ قادیان

تمسخر

کسی سے تمسخرانہ بات کرنا مومن کے شایان شان نہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ یا ایھا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم۔

احمدیہ وفد مونگھیر میں

مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مونگھیر اور بھاگلپور کے احباب نے جو خطوط لکھے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب اور جناب ولی اللہ شاہ صاحب تاریخ ۲۴ اگست کو مونگھیر میں رونق افروز ہوئے ۔ رائے بیجناتھ گوئنکا بہادر کے دہرم سالہ میں جہاں عموماً پبلک لیکچر ہوا کرتے ہیں ۔ جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا ۔ اشتہارات کثرت سے سارے شہر میں تقسیم کرائے گئے ۔ اور چھپے ہوئے کارڈ بھی ہر طبقہ اور ہر مذہب و ملت کے معززین کے پاس بھیجے گئے شب کو جلسہ کے وقت عام پبلک کے علاوہ بنگالی و بہاری ہندو و مسلمان گریجوایٹ و وکلا بھی شریک ہوئے ۔ اور ضلع ... کی ایک جماعت ... سکنڈ ڈسٹرکٹ منسٹر بیرسٹرایٹ لاء کے آ موجود ہوئی ۔ مخالفین نے اپنے ناجائز حرکات سے پورا زور لگایا ۔ کہ جلسہ درہم برہم ہو جائے ۔ اور کسی شرارت سے باز نہ آئے ۔ مگر الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا ۔ اور چودہری صاحب کے لیکچر کو جو انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں ہوا ۔ لوگوں نے خوب خوب پسند کیا ۔ چونکہ چودہری صاحب کی تقریروں میں سارا وقت گذر گیا تھا ۔ اسلئے شاہ صاحب نے مختصر سی تقریر فرما کر جلسہ ختم کیا ۔ مولوی محمد علی کانپوری ثم مونگھیری اور اس کے چیلے اس کامیابی کو دیکھ کر جل گئے اور بے تاب ہو کر مباحثہ کے لئے تیار ہو گئے ۔ چنانچہ مولوی حکیم خلیل احمد صاحب احمدی مبلغ مونگھیری کلکتہ جانے سے قبل انجمن حمایت اسلام مونگھیر کے احاطہ میں دو روز تک ان سے ایک ایک بجے رات تک مباحثہ کر چکے ہیں پھر بھی کلکتہ سے واپسی کے بعد سلسلہ مباحثہ قائم ہونیوالا تھا مباحثہ میں بھی خدا کے فضل سے حکیم صاحب موصوف کو بڑی کامیابی ہوئی ہے ۔ اسلئے ممکن ہے کہ وہ لوگ اس تلخ پیالہ کو بھی ٹال جائیں ۔ جس کو محض جوش میں آکر پینا شروع کر دیا تھا ۔

بھاگلپور میں بھی ایک لیکچر کالج میں چودہری صاحب کا نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا ۔ وہاں سے مرشد آباد کے علاقہ میں جناب ولی اللہ شاہ صاحب بہمراہی سید ارادت حسین صاحب احمدی اورینی مونگھیری تشریف لے گئے ۔ اور چودہری صاحب کلکتہ کو روانہ ہو گئے ۔ کلکتہ کے وفد میں مولوی حکیم خلیل احمد صاحب موصوف بھی جا کر شریک ہوئے اور مولوی ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب پروفیسر بھی کٹک سے آکر شریک ہو گئے ۔

سید ارادت حسین صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ مرشد آباد کے علاقہ میں بھی کامیاب جلسہ ہوا ۔ اور پوری تبلیغ ہو گئی ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ۔

عاجز وزارت حسین اورینی مونگھیری مقیم دار الامان

کلکتہ میں تبلیغی جلسے

تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں احمدی وفد کلکتہ بھی وارد ہوا ۔ جلسوں کی رپورٹ حسب ذیل ہے :۔

۲۸ اگست اتوار کے دن دو بجے سے کلکتہ یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ ہال (کالج اسکوائر) میں کارروائی شروع ہوئی پونے دو گھنٹہ تک جناب پروفیسر مولانا عبد القادر صاحب ایم اے مولوی فاضل نے اپنا مضمون "ہندوستان میں مذاہب کا مستقبل" نہایت عالمانہ طریق پر بیان فرمایا ساڑھے چار بجے سے ساڑھے چھ بجے تک جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بڑی خوبی کے ساتھ انگریزی میں تقریر فرمائی ۔ آپ کا مضمون تھا "دنیا میں بے چینی اور اس کا وجہ" ساڑھے چھ بجے یہ اجلاس ختم ہوا ۔ سامعین مسلمان اور زیادہ ہندو بنگالی تھے ۔ جو نہایت اطمینان اور شوق سے لیکچر سنتے رہے ۔

۳۰ اور ۳۱ اگست کو بنگال تھیوسوفیکل سوسائٹی ہال میں لیکچر ہوئے ۔ ۳۰ کو جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر نے انگریزی تقریر فرمائی ۔ اور امام علیہ السلام کی دعوت اور بشارت لوگوں تک پہنچائی ۔ آپ کی اس تقریر کا عنوان "دنیا کا ایک استاد اور اس کی تعلیم" تھا ۔ ۳۱ کو جناب مولانا حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کی تقریر اردو میں "زندہ مذہب" پر ہوئی ۔ سامعین نے اطمینان و آرام سے پورا لیکچر سنا ۔ بعض لوگ کچھ سلسلہ مجادلہ شروع کرنے آئے تھے ۔ مگر حق سے مرعوب ہو کر اثنا ء تقریر میں ہی چپکے سے چلدیئے ۔ الحمد للہ کہ یہ تبلیغی جلسے خیر و خوبی کے ساتھ ہوئے ۔

راقم ابو محمد محفوظ الحق علمی ۵۴/۴ کالج اسٹریٹ کلکتہ

الفضل اپنے ناظرین کا محبوب

بحیثیت مینیجر الفضل وہ تمام خطوط میری نظر سے گذرتے ہیں جو الفضل کے متعلق احباب بھیجتے ہیں ۔ از انجملہ ایک خط کے چند فقرے نقل کرتا ہوں جن سے یہ اندازہ لگانا آسان ہوگا کہ الفضل اپنے ناظرین کے حلقے میں کس قدر محبوب ہے ۔ اور اس کا ذرا سا توقف کسقدر بیقرار کر دیتا ہے :۔

"میری تمام خوشیاں اور راحتیں اور سرور فقط الفضل سے وابستہ ہیں اگر اسے بھی وقت پر نہ ملے تو اسکو کتنا صدمہ محسوس ہوتا ہوگا پیر اور جمعہ کے درمیانی دن سخت انتظار میں گذرتے ہیں جسطرح کسی ایک عاشق کے معشوق نے وعدہ کیا ہو کہ فلاں فلاں وقت تم کو ملا کرینگے تو غور فرمادیں کہ درمیانی وقفہ کی ایک ایک گھڑی عاشق کو ایک ایک سال سے زیادہ بھر معلوم ہوتی ہے ۔ ایسی طرح ہمارا حال ہے پیر اور جمعرات کو ایک خاص قسم کی خوشی ہوتی ہے کہ کل دیار محبوب کی خبریں سلسلہ کے حالات ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک ارشاد الفضل کے ذریعہ معلوم ہونگے ۔"

جہاں اس قسم کے خطوط آتے ہیں وہاں ایسی عبارتیں بھی پڑھنا پڑتی ہیں جو ہمارے دفتر کی حالت کو قابل رحم ۔ ہمیں سست و غافل ۔ ذاتی نفسی کی پرواہ کرنیوالے بلکہ بعض اوقات حد مخور تک کہدیا جاتا ہے ۔ مگر یہ باتیں مجھے کبھی غصہ میں نہیں لاتیں ۔ کیونکہ میں خوب سمجھتا ہوں کہ جن صاحب نے یہ فقرہ استعمال کیا ہے ۔ وہ الفضل کو نہایت محبوب سمجھنے کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہیں اصل بات یہ ہوتی ہے کہ وی پی وصول کر لیتے ہیں لیکن ہم تک وہ قیمت نہیں پہنچی وہ صاحب اپنی جانب سچے اور ہم اپنے خیال میں سچے ۔ وہ قیمت دے چکے ہیں اسلئے پرچہ کا مطالبہ اور ہمیں قیمت نہیں ملی اسلئے ہم بھیجنے سے معذور اسکے علاوہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پرچہ ڈاک کے ڈاکوؤں کی نذر ہو جاتا ہے یا ایک دن دیر سے ملتا ہے تو فوراً جرم ہم پر لگایا جاتا ہے کہ آپ کیوں ایک ہی وقت میں پوسٹ نہیں کرتے ۔ حالانکہ میں نے محض اسلئے کہ اخبار وقت پر پوسٹ ہو جائے ۔ پندرہ روپیہ ماہوار کا خرچ دفتر پر ڈال رکھا ہے اخبار چار بجے اجیر لگا کر شام کو ہی تیار کروا لیا جاتا ہے ۔ اور صبح ڈاکخانہ میں پہنچا دیا جاتا ہے

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تریاق چشم

بالکل نئی چیز بالکل نئی چیز ۳ع

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا سرخی کو آنکھ کے اندر ہویا باہر کاٹ دیتا۔ اور چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کرکے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کیواسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کیوجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گرمی کیوجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی ہوں۔ یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں۔ یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا ککروں کیوجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں کے) چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ اس کے اجزاء لطیف اور نایاب ہیں۔ اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے۔ اور وہ بھی قلیل مقدار میں کئی معززین نے منگا کر تجربہ کیا۔ اور اکسیر پایا۔ اور منگوانے سے پیشتر لکھا کہ ہم دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہیں لہذا کہ اشتہاری دواؤں سے اسی طرح نفرت ہے جس طرح مسلمان کو خنزیر سے۔ کثیر مال صرف کیا۔ کئی کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے اور راولوں (جوگیوں) کو گھر بلا کر رکھا مگر بے سود۔ لیکن تریاق چشم کی قیمت پر لکھا کہ اگر پانچ روپے فی تولہ کے بجائے پچیس روپیہ فی تولہ ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سارٹیفکٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو مندرجہ ذیل معززین سے دریافت کریں

۱۔ ارباب محمد عباس خانصاحب بی۔ اے۔ لنڈی نواب صاحب پشاور (غیر احمدی)

۲۔ لالہ رام سرن داس صاحب پلیڈر گجرات

۳۔ خان اکرم علی خانصاحب انسپکٹر پولیس محکمہ اقوام جرائم پیشہ لاہور پنجاب (غیر احمدی)

۴۔ چوہدری جلال خانصاحب نائب تحصیلدار انہار سرگودہ (غیر احمدی)

۵۔ سیٹھ چراغ الدین صاحب سابق آنریری مجسٹریٹ میونسپل کمشنر گجرات (غیر احمدی)

۶۔ خان شاہ نواز خانصاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات "

۷۔ پیر فضل حسین شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہدولہ صاحب گجرات۔ (غیر احمدی)

۸۔ میاں میراں بخش صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخپور گجرات (احمدی)

۹۔ منشی عنایت حسن خانصاحب سب انسپکٹر پولیس بیلی بھیت محلہ واصل یو۔ پی۔ (احمدی)

۱۰۔ مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمل پور (ریڈر صاحب بہادر پولیس) (احمدی)

۱۱۔ بابو غلام محمد صاحب ریکارڈ کیپر محکمہ چیف کمشنر آفس پشاور (احمدی)

۱۲۔ بابو محمد عالم صاحب جنٹل اکونٹنٹ سیکنڈ وسٹ یارک رجمنٹ پشاور (احمدی)

۱۳۔ منشی عبداللہ خانصاحب دفتر قانون گوئی تحصیل جامپور۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں (احمدی)

۱۴۔ مرزا غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول جوٹی ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ (احمدی)

۱۵۔ مستری حاجی محمد صدیق صاحب وائسرائے لاج دہلی۔ (احمدی)

۱۶۔ مستری مہر اللہ صاحب ریلوے اسٹیشن بہر یارو ڈ محکمہ انٹر لاکنگ ضلع نواب شاہ ملک سندھ (احمدی)

۱۷۔ بابو اللہ دتا صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی وارڈونی براستہ بنوں (احمدی)

۱۸۔ منشی کرم الٰہی صاحب پٹواری مالی بھنڈران ضلع گوجرانوالہ (احمدی)

اس کے علاوہ اور بہت سے سارٹیفکٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ لیس لعنت ہے۔ اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے اور پھر اس پر جو بغیر تجربہ کے بدظنی کرے۔ ہاں اگر خدانخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو۔ تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں۔ کہ بعد ملنے تحریر آدھی قیمت باقیماندہ تریاق چشم واپس کرنے پر فی الفور واپس کر دینگے۔ اب تریاق چشم صرف ۱۰۰ درخواست کیلئے رہ گیا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار المشتہر۔ خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم محلہ شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

نقشہ نوایجاد مشین سیویاں موہرہ بنا

ہینڈل کو دائیں طرف چلائیں

مشین کو نابالغ بچہ چلا سکتا ہے ۲۳ منٹ میں ایک سیر تخت سیویاں تیار ہو سکتی ہیں

پرزے مضبوط

صرف ڈیڑھ سیر ہمراہ مشین دو عدد چھلنیاں

اس چابی کو پھیر کر مشین کو میز سٹول وغیرہ پر جما لیں

پتہ خیر خواہ پبلک فضل کریم عبدالکریم قادیان

آجکل ہیضہ ہے اور موسمی بخار

اس کے لئے تریاق الامراض کے چند قطرے کافی ہیں۔ جس کی بڑی شیشی صرف ایک روپیہ میں اور چھوٹی ۸ میں ملیگی۔ یہ وہی تیر بہدف دوائی ہے جس کے مختلف نام رکھ کر جیبیں خالی کی جاتی ہیں۔ میں قریباً اصل لاگت پر دیتا ہوں۔ دانتوں کا پوڈر مسوڑوں کی سوجن۔ دانت کا درد۔ منہ میں پانی آنا جملہ امراض کا علاج شیشی کلاں ۸ خورد ۴ محصول ڈاک علاوہ

سردار سراج الدین احمد قادیان پنجاب

پیٹ کی جھاڑو

ھوالشافی

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا ہے جو امراض شکم کیواسطے بے حد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوائنزا میں جملہ مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا۔ اس لئے کم سے کم یکصد گولیاں احباب کے گھر ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آدیں صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے قیمت گولیاں فی سیکڑہ ۸ محصول ڈاک علاوہ

المشتہر افضال احمد عزیز ہوٹل قادیان

تجرید بخاری اُردو

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاریؒ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی ناکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں۔ پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ ۸۹۳ھ میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت بخاریؒ کی تمام متصل مستند حدیثوں کو یکجا کر کے ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے چنانچہ علمائے عرب و شام نے اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اُردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جو عاشقان کلام رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔

حجم سوا پانسو صفحے۔ کتاب مجلد قیمت پانچ روپے۔ محصولڈاک ۸ر +

درخواستیں بہت جلد **مولوی فیروزالدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹڑہ ولی شاہ** کے نام آنی چاہئیں۔

ترک موالات و احکام اسلام
(اردو)

قیمت ۸ر — مولفہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ دوبارہ چھپ رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ یا ۳۱ اکتوبر تک شائع ہو جائیگی۔ ضرورتمند احباب یکم اکتوبر سے پہلے درخواستیں بھیجدیں۔ اور بہتر ہوگا کہ جنہوں نے پچاس سے زیادہ تعداد منگانی ہو۔ وہ مطلوبہ تعداد کی قیمت بمع ایک روپیہ زائد اخراجات کے منی آرڈر کر کے بھیجدیں۔ تاکہ انکو مطبع لاہور سے براہ راست بذریعہ ریلوے پارسل روانہ کیا دیں۔ اسطرح محصولڈاک وغیرہ کی بہت کفایت رہیگی۔ ضرورت کے مطابق ایک خاص تعداد چھپوائی گئی ہے۔ اس موقعہ سے احباب فائدہ اٹھادیں۔ ورنہ بعد میں یہ ایڈیشن بھی ختم ہو جانے پر پہلے کیطرح افسوس کرنا پڑیگا۔ اس وقت موقعہ ہے کہ مخلوق کو راہ راست پر چلانے کیلئے اس کتاب کی کثرت سے اشاعت کیجائے۔ ملنے کا پتہ

کتاب گھر قادیان

اپنے تین مکانوں سے ایک مکان فروخت کرتا ہوں

۱۔ اندرون شہر متصل مکان شیخ یعقوب علی صاحب دو منزلہ پختہ مع صحن باورچی خانہ دو کوٹھری دالان ۔ ۱۱ مرلہ

۲۔ بر لب سڑک متصل ہائی سکول۔ ۲ عدد دوکانیں۔ پانچ کمرے نیچے۔ باورچی خانہ۔ بیٹھک مردانہ۔ اوپر طرف غرب تین کمرے۔ طرف شرق دو کمرے۔ ڈیوڑھی۔ پختہ۔ ۱۵ مرلہ

۳۔ قریب لب سڑک۔ آٹھ کمرے مع برآمدہ ہائے۔ باورچی خانہ پختہ قطعہ زمین ۱½ کنال۔

مفصل بذریعہ خط وکتابت

ن۔ معرفت مینیجر الفضل قادیان

سابق بادشاہ صوات کا سرٹیفکیٹ

آپ کی دوائی نوایجاد اکسیر داد ایک شیشی منگوا کر استعمال کیگئی ہے۔ نہایت ہی کامیاب اور تیر بہدف دوائی ہے ایک شیشی اور براہ مہربانی بذریعہ وی پی پارسل جسقدر جلد ممکن ہو ارسال فرماکر مشکور فرماویں۔ راقم سید عبدالجبار خان

نوایجاد اکسیر داد قیمت فی شیشی ایک روپیہ بر خاکسار سے طلب فرمائیں۔

اکسیر بواسیر خونی و بادی

یہ گولیاں ہم نے بڑی محنت سے طیار کی ہیں۔ بواسیر خونی و بادی کا مکمل علاج ہیں۔ خون کو فی الفور بند کرتی ہیں۔ مسوں کو دور کرتی ہیں۔ اور قبض کو رفع کرتی ہیں بارہا تجربہ کیا گیا اور نہایت ہی مفید پایا۔ قیمت فی ڈبیہ جو کہ ایک مریض کیلئے کافی ہوگی۔ صرف تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک رکھی گئی ہے پیشگی قیمت بھیجنے والے احباب کو محصولڈاک میں رعایت ہوگی

ملنے کا پتہ — **حکیم امیر احمد قریشی۔ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب**

ہندوستان کی خبریں

روئی کی قیمت بڑھ رہی ہے کراچی ۱۹ ستمبر معاصر روزنامہ اخبار بیوپار کراچی رقمطراز ہے کہ مسٹر گاندھی کی کپڑے جلانے کی تحریک کی وجہ سے روئی کی قیمت دوگنی ہو گئی ہے۔

سوامی بھاسکر تیرتھ کو سزائے قید آگرہ۔ ۱۱ ستمبر آج سوامی بھاسکر تیرتھ کو کھانا کھائے ساتواں روز تھا۔ ان کا مقدمہ مسٹر معین الدین قائم مقام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر دفعہ ۱۰۸ تعزیرات ہند پیش ہوا سوامی جی نے کوئی بیان نہیں دیا بلکہ صرف اسقدر کہا کہ میں موجودہ طرز حکومت کو تباہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور انگریزی قوم کے خلاف کسی قسم کی نفرت پھیلانا میرا مقصد نہیں ہے۔ مجسٹریٹ نے سوامی صاحب سے دو دو ہزار کی دو ضمانتیں اور ایک ہزار کا ایک ذاتی مچلکہ طلب کیا جس کے انکار کرنے پر انہیں ایک سال قید کی سزا دی گئی۔

فوجیوں اور پولیس میں لڑائی شملہ ۲۰ ستمبر جکردتہ کی خبر ہے کہ وہاں ۱۷ ستمبر کو گورہ سپاہیوں اور پولیس کے درمیان مٹھ بھیڑ ہو گئی پہلے گورہ سپاہیوں کا جھگڑا ایک میوہ فروش سے ہوا اس میں پولیس نے داخلت کی اور لڑائی ہو پڑی نتیجہ یہ ہوا کہ ایک گورہ سپاہی مارا گیا۔ پولیس کا ایک سب انسپکٹر اور ایک کانسٹبل مارے گئے۔ ایک گورہ افسر اور ایک گورہ سپاہی زخمی ہوئے۔ اب بالکل امن وامان ہے۔

انگریز گارڈوں پر چوری کے مقدمات دیو لالی ۱۷ ستمبر سر براہم سپیشل مجسٹریٹ جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے انگریز گارڈوں کے خلاف چلتی گاڑی میں چوری کے مقدمات کی سماعت کر رہے ہیں۔ ابتک مسروقہ مال جو دستیاب ہو چکا ہے۔ چالیس ہزار روپیہ کی مالیت کا ہے کچھ مال تو ان انگریز چوروں کے گھر میں ملا۔ کچھ جنگلوں میں چھپایا ہوا تھا۔ چوری کی وارداتیں زیادہ تر اگت پوری اور بھوساوال کے ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان ہوئیں۔ دو گارڈوں کے خلاف مقدمات سشن میں منتقل کئے گئے ہیں۔

موپلہ باغیوں کو شکست کالی کٹ ۲۰ ستمبر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ذیل کا اعلان شائع کیا ہے۔ میجر دو لڈن کے دستہ کے ساتھ کل سلینڈ مالا میں باغیوں کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ باغیوں کو جنگ میں شکست فاش ہوئی۔ اور ان کے نقصانات کا اندازہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ ہمارا کوئی آدمی لڑائی میں کام نہیں آیا باغی شمال مشرق اور جنوب کی طرف بھاگ گئے۔ ہمارا فوجی دستہ باغیوں کا تعاقب کر رہا ہے۔ ایک سو موپلہ باغی سڑک کی جنوبی جانب دیکھے گئے۔ مگر ہماری فوج ان تک نہیں پہونچ سکی۔

رضاکاران کلکتہ کو سزا دیدی گئی کلکتہ۔ ۱۹ ستمبر جو ۴۶ رضاکار گرفتار ہوئے تھے۔ ان میں سے ۸ کو پولیس نے چھوڑ دیا اور ۳۸ کے متعلق علی پور جیل میں آج سماعت ہوئی۔ ملزمان نے کوئی صفائی نہیں پیش کی۔ تمام کو مزاحمت کے جرم میں سزا دی گئی۔ ۱۲ کو پانچ پانچ روپیہ جرمانہ یا عدم ادائگی کی صورت میں تین تین دن کی قید محض ۲۵ کو دس دس روپیہ جرمانہ یا عدم ادائی کی صورت میں ایک ایک ہفتہ کی قید اور باقی ماندہ ایک کو بیس روپیہ جرمانہ یا عدم ادائی کی صورت میں ایک ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔ ملزمان نے جرمانہ ادا کرنے سے انکار کر دیا اور جیل چلے گئے۔ جیل کے باہر کوئی مظاہرہ نہیں ہوا۔

عراق سے ایک سکھ پلٹن کی واپسی ۳۵ نمبر سکھ پلٹن عراق عرب سے واپس آکر جہلم کو چلی گئی ہے۔

علی برادران کی گرفتاری کا ذکر کونسل آف سیٹٹ میں شملہ ۱۹ ستمبر کونسل آف سیٹٹ میں سر مانک جی دادا بھائی نے علی برادران اور دوسرے لیڈروں کی گرفتاری اور اس قسم کی سیاسی گرفتاریوں کے متعلق حکومت کی حکمت عملی پر غور کرنے کے لئے اختتام اجلاس کی تحریک کے واسطے اجازت طلب کی آنرایبل مسٹر کھرگری نے کہا کہ علی برادران اور دیگر اشخاص کی گرفتاریاں زیر غور ہیں۔ اور دریافت کیا کہ آیا اختتام اجلاس کی تحریک کے لئے اجازت طلب کرنا مناسب ہے۔ کچھ دیر تک بحث و تمحیص ہوتی رہی۔ آخر پریزیڈنٹ نے کہا کہ سوال یہ ہے کہ آیا گرفتاریاں معمولی قانون کے تحت عمل میں آئی ہیں۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ سر مانک جی دادا بھائی نے کہا۔ اب یہ امر بالکل واضح ہو گیا ہے۔ کہ یہ گرفتاریاں معمولی قانون کے تحت عمل میں آئی ہیں۔ اسلئے میں کسی قسم کی تحریک پیش نہیں کرتا۔ اور میں اسے واپس لیتا ہوں۔

علی برادران کی گرفتاری پر بمبئی میں فساد بمبئی ۱۶ ستمبر علی برادران کی گرفتاری کی خبر فوراً ہی مسلمان حلقوں میں پھیل گئی۔ کل بعد دوپہر اور ۳ بجے کے قریب بھنڈی بازار اور سینڈہرسٹ سڑک کے مقام اتصال پر فساد ہو گیا۔

مسلمانوں کا ایک مجمع وہاں جمع ہوا۔ اور اس نے دوکانوں اور گذرنے والی ٹریم گاڑیوں پر کیچڑ پھینکنا شروع کیا۔ دوکانداروں نے اس سے خوف زدہ ہو کر فوراً ہی دوکانیں بند کر دیں۔

آج صبح تارہ یومن میں فساد ہوا۔ ۹ بجے صبح کے وقت الائنس مل کے کاریگروں نے جو زیادہ تر مسلمان تھے کام چھوڑ دیا۔ اور ہندوؤں کو بھی انہوں نے شرکت پر مجبور کیا۔ دس بجے کے قریب کستور چند مل واقع دادر کے آدمیوں نے بھی کام چھوڑ دیا۔ اور نواح میں جو دوسرے کارخانے تھے۔ ان کی طرف جمع ہو کر گئے۔ مگر پولیس نے راہ میں حائل ہو کر انہیں منتشر کر دیا۔

صرف کھدر پوش میرے جلسوں میں آئیں مدراس میں محمد علی کی گرفتاری پر جلسہ ہوا اس کے خاتمہ پر مسٹر گاندھی نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھے یہ دیکھکر سخت رنج ہوا کہ مدراس میں بہت ہی کم لوگ کھدر پہنتے ہیں پس میں آئندہ کے لئے فیصلہ کرتا ہوں کہ جو شخص کھدر نہ پہنے وہ شخص ان جلسوں میں نہ آئے جن میں مجھے تقریر کرنی ہو اور اگر کہیں راستے میں ملے۔ تو میرے پاس نہ آئے بلکہ دور ہی کھڑا رہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے۔ کہ [illegible] تو میرا جواب یہ ہے

کہ لنگوٹی باندھ کر بھو گر ریشمی کپڑا نہ پہنو۔

قیدیان مارشل لاء اور گورنمنٹ ہند لیجسلیٹو اسمبلی کے تازہ اجلاس میں سر ولیم ولسنٹ نے مسٹر بھرگری کے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ لارڈ ریڈنگ مارشل لاء کے قیدیوں کی نسبت اپنے فیصلہ کا عنقریب اعلان کرینگے۔

احمد آباد کانگرس کی صدارت بمبئی ۱۹ ستمبر بمبئی کی پراونشل کانگرس کمیٹی نے احمد آباد کانگرس کی صدارت کے لئے اتفاق رائے سے مسٹر سی۔ آر داس کا نام پیش کیا ہے۔

سنٹرل خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء کے خفیہ اجلاس دہلی ۲۲ ستمبر سنٹرل خلافت کمیٹی کا خفیہ اجلاس کل ۱۲ بجے دن کے منعقد ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں بہت سے اہم امور پر بحث کیگئی تھی۔ حکیم اجمل خاں اس اجلاس کے صدر تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بنگال خلافت کمیٹی کی یہ تجویز کہ ٹرکی کے لئے دس ہزار والنٹیر بھرتی کئے جائیں۔ نیز ادہ ادر میرٹھ کی خلافت کمیٹیوں کی یہ تجویز کہ انگورہ کو ایک طبی مشن بھیجا جائے۔ اس بناء پر نامنظور کر دی گئی کہ سنٹرل خلافت کمیٹی اس سے پیشتر مالی طور پر انگورہ کی مدد کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ کمیٹی نے اتفاق رائے سے حکیم اجمل خاں کو آئندہ آل انڈیا خلافت کانفرنس احمد آباد کا صدر منتخب کیا۔

ضبط شدہ فتویٰ کو دوبارہ شائع کرنا جمعیۃ العلماء کی انتظامی کمیٹی کے اجلاس بھی کل رات زیر صدارت حکیم اجمل خاں پوشیدہ منعقد ہوئے معلوم ہوا ہے کہ سرگرم اور پرجوش بحث کے بعد کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس میں علماء کے فتوے کو ضبط کرنے کے متعلق گورنمنٹ کی کارروائی پر اظہار نفرت کیا گیا۔ اور تجویز کیگئی کہ اس فتوے کو دوبارہ چھاپا جائے۔ اور وسیع طور پر تقسیم کیا جائے۔ اور تمام علماء سے درخواست کی گئی کہ وہ ہر ایک ممبر اور پلیٹ فارم پر سے اس فیصلہ کے متعلق قرآن شریف کے احکام کا اعلان کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ریزولیوشن کے پاس کرنے میں کمیٹی کو پولیٹیکل لیڈروں کی طرف سے کچھ مزاحمت پیش آئی۔

علی برادران کی گرفتاری اسلام کی ہتک ہے معلوم ہوا ہے کہ علی برادران کے متعلق علماء اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان کی گرفتاری اسلام کی ایک ہتک ہے۔ کیونکہ جو کچھ علی برادران کہتے اور کرتے تھے وہ ایک مسلمان کے مذہبی فرائض کے دائرے سے باہر نہیں تھا۔ اسلئے ہر ایک مسلمان وہ باتیں دہرانے کے لئے آزاد ہے جنکی بناء پر علی برادران کے خلاف مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

بہار میں سیلاب پٹنہ ۲۲ ستمبر۔ نامہ نگار بندے ماترم کا بیان ہے کہ اس علاقہ میں ایسا سخت سیلاب آیا ہے کہ پہلے کبھی نہیں آیا۔ میں پچھلے ہفتے چھپرا گیا تھا۔ وہاں ایک دن میں ۲۷-۳ انچ بارش ہوئی۔ شہر چھپرا ایک ہفتہ تک زیر آب رہا سڑکوں پر کشتیاں چلتی رہیں۔ سب مکان حتیٰ کہ بڑی بڑی پائیدار عمارتیں گر گئیں۔ انسانی اموات اور مویشیوں کی ہلاکت کی تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ تمام فصلیں اور ذخیرہ کردہ اناج جو مکانوں اور دوکانوں میں تھا۔ تباہ ہو گیا۔ اور اب سڑ رہا ہے۔ اناج اور انسانی اور حیوانی لاشوں کے سڑنے کے باعث شہر میں وبا پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ سانپ بچھو درختوں اور اونچے ٹیلوں پر جہاں آدمی چھپے ہوئے ہیں۔ چڑھ آئے ہیں۔ کانگرس کمیٹی نے اپنے والنٹیر بھیجے ہیں۔ اور گیارہ ہزار روپیہ مدد کے لئے منظور کیا ہے۔

مسلم سٹینڈرڈ کا ہندوستان میں داخلہ بند لندن سے پہلے اخبار "مسلم آؤٹ لک" اور "اسلامک نیوز" یکے بعد دیگرے شائع ہو کر بند ہوئے اب ان کی بجائے "مسلم سٹینڈرڈ" نام اخبار شائع ہونا شروع ہوا تھا۔ ابھی اسکا ایک ہی پرچہ آیا تھا۔ کہ گورنمنٹ ہند میں اسکے داخلہ کی ممانعت کا بھی اعلان کر دیا گیا۔

کراچی میں ایک ماہ تک کوئی شخص لاٹھی نہ رکھے کراچی ۱۲ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ کہ چونکہ ۲۹ جولائی کیطرح ہونے والے مقدمات میں بھی تشدد آمیز افعال کے رونما ہونیکا اندیشہ ہے اس لئے ۱۸ ستمبر سے ایک ماہ تک کوئی شخص معمولی چھڑیوں کے سوائے لاٹھیاں لیکر نہ پھرے۔

غیر ممالک کی خبریں

جرمنی کے خلاف اقتصادی پابندیاں لندن ۱۶ ستمبر فرانس کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ جرمنی نے بعض شرائط کی تعمیل نہیں کی۔ اس لئے جرمنی کے خلاف اقتصادی پابندیاں جو اتحادی کونسل کے فیصلہ کے مطابق ۱۵ ستمبر سے ہٹائی جانے والی تھیں بدستور قائم رکھی جائیں گی

یونانیوں کی مشکلات ایتھنز ۱۷ ستمبر اناطولیہ میں ۱۳ اور ۱۴ تاریخ کے تجربہ اعلانات مظہر ہیں کہ غنیم کا مزید تعاقب نامناسب خیال کیا جاتا ہے۔

ایتھنز کے اخبارات رقمطراز ہیں۔ کہ ممکن ہے گورنمنٹ مسئلہ ایشیاء کا حل اب سفارتی طریق پر کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ فوجی کارروائی بند ہو گئی ہے۔

یونانیوں کی جبری پسپائی لندن ۱۸ ستمبر اناطولیہ میں حالت اب تک کسی قدر تاریک ہے۔ کیونکہ رائٹر کے نامہ نگار سمرنا کا بیان ہے کہ رسل و رسائل کی مشکلات سے یونانیوں کو ناکامی کے ساتھ دریائے سکاریہ کے مغرب کیطرف مجبوراً پیچھے ہٹ آنا پڑا۔ انگورا کے خلاف مزید کارروائی غیر اغلب ہے۔

یونانیوں کی مختلف مقامات پر پسپائی لندن ۱۹ ستمبر تازہ ترین تار ان خبروں کی تصدیق کرتی ہیں۔ کہ اناطولیہ میں یونانی مختلف مقامات پر پسپا ہو گئے ہیں۔

یونانیوں کو معلوم ہوتا ہے۔ کمالیوں کو سامان حرب کی مقدار حاصل ہو جانے کیوجہ سے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ غیر متوقع اور ناقابل حل مشکلات کا سامنا ہوا ہے۔ یورپ کے غیر جانبدار اس کی بہم رسانی کو روکنے کیلئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔

سامان حرب کی کثیر مقدار ترکوں کے ہاتھ آگئی کمالیوں کو بظاہر کافی روپیہ مل گیا ہے اور وہ تنخواہ ادا کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ یونانیوں کی پسپائی میں ترکوں کا دعوے ہے۔ کہ انھیں یونانی سامان حرب کی ایک مقدار حاصل ہوئی ہے اور ان کا دعوے ہے کہ انہوں نے دریا سکاریہ کو عبور کر لیا ہے +